سوال

معاشرتی طور پراپنے سے بلند درجہ والی عورت سے شادی کرنا

جواب

الحمد للہ

اول :

اگر آدمی شادی کے اخراجات اور فوری طور پر مہر کی ادائیگی کرنے پر قادر ہو اور اسی طرح بیوی اور گھر کے اخراجات پورے کرنے کی استطاعت رکھتا ہو تو وہ جمہور کے قول کے مطابق اس عورت کا کفو یعنی برابر کا رشتہ ہے جو مالداری کو برابری ہونے میں شرط لگاتے ہیں مثلا حنفیہ اور حنابلہ اور جو اسے شرط نہیں قرار دیتے مثلا مالکیہ اور شافعیہ

لیکن یہ شرط لگانا کہ خاوند بھی بیوی کے برابر کا مالدار ہو یعنی اگر بیوی مالدار ہے تو خاوند بھی اسی طرح مالدار ہونا چاہیے یہ قول مرجوح ہے راجح نہیں بعض فقہاء یہی کہتے ہیں بلکہ دلیل کہ اعتبار سے راجح یہی ہے کہ کفو و برابری صرف دین میں ہے اس کے علاوہ نہیں جیسا کہ امام مالک کا مسلک ہے

ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"نکاح میں کفاءۃ یعنی برابری اور کفو کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے بارہ میں فصل "

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

اے ایمان والو ہم نے تم سب کو ایک ہی مرد و عورت سے پیدا کیا ہے اور اس لیے کہ تم آپس میں ایک دوسرے کو پہچانو کنبے اور قبیلے بنا دیے ہیں، اللہ کے نزدیک تم سب میں سے باعزت وہ ہے جو سب سے زیادہ ڈرنے والا ہے یقین مانو کہ اللہ دانا اور باخبر ہے الحجرات (13).

اور ایک مقام پر ارشاد باری تعالی ہے :

سب مومن آپس میں بھائی بھائی ہیں الحجرات (10).

اور ایک مقام پر اللہ رب العزت کا فرمان ہے :

اور مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے دوست و معاون ہیں التوبۃ (71).

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"کسی عربی کو عجمی (غیر عربی) پر کوئی فضیلت نہیں، اور نہ ہی کسی عجمی کو عربی پر کوئی فضیلت حاصل ہے، اور نہ کسی سفید رنگ والے کو کسی سیاہ رنگ والے پر اور نہ کسی سیاہ رنگ والے کو سفید رنگ والے پر کوئی فضیلت حاصل ہے، مگر تقوی اور پرہیزگاری کے ساتھ، سب لوگ آدم کی اولاد ہیں اور آدم مٹی سے پیدا ہوئے "

سنن ترمذی حدیث نمبر (3270) علامہ البانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے

اور ترمذی میں ہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بھی فرمان ہے :

"جب تمہارے پاس ایسا شخص آئے جس کا دین اور اسکا اخلاق تمہیں پسند ہو تو اس کا نکاح کر دو، اگر ایسا نہیں کرو گے تو زمین میں بہت بڑا فساد ہو گا

صحابہ کرام نے عرض کیا : اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اگر اس میں کچھ ہو؟

تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جب تمہارے پاس ایسا شخص آئے جس کا دین اور اخلاق تمہیں پسند ہو اس کا نکاح کر دو، یہ تین بار فرمایا"

سنن ترمذی حدیث نمبر (1058) علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے حسن قرار دیا ہے

اور بنو بیاضہ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا :

"ابو ھند کا نکاح کر دو، اور اس کے خاندان میں نکاح کرو"

اور یہ شخص حجام تھا

اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زینب بنت جحش رضی اللہ تعالی عنہا جو ایک قریشی خاتون تھیں کا نکاح غلام زید بن حارثہ رضی اللہ تعالی عنہا کے ساتھ کیا تھا، اور فاطمہ بنت قیس فہریہ رضی اللہ تعالی عنہا جو قریشی خاتون تھیں کا نکاح اسامہ بن زید رضی اللہ تعالی عنہا سے کیا، اور بلال بن رباح رضی اللہ تعالی عنہ کا نکاح عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالی عنہ کی بہن سے ہوا تھا

اللہ سجانہ وتعالی کا فرمان ہے :

اور پاکیزہ عورتیں پاکیزہ مردوں کے لیے ہیں، اور پاکیزہ مرد پاکیزہ عورتوں کے لیے ہیں النور (26).

اور ایک دوسرے مقام پر فرمان باری تعالی اس طرح ہے :

تم ان عورتوں سے نکاح کر لو جو تمہیں اچھی لگتی ہیں النساء (3).

چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم تو یہی تقاضا کرتا ہے کہ اصل میں مکمل طور پر کفو میں دین کا ہی اعتبار کرنا چاہیے، لہذا نہ تو کوئی مسلمان شخص کسی کافرہ عورت سے شادی کرے اور نہ ہی کوئی عفت و عصمت کی مالک عورت کسی فاجر مرد سے شادی کرے، کفو میں قرآن وسنت نے اس کے علاوہ کوئی اور معاملہ معتبر شمار نہیں کیا

کیونکہ مسلمان عورت کے لیے کسی زانی اور خبیث شخص سے نکاح کرنا حرام ہے، اور نہ ہی اس نے کسی نسب اور فن ومہارت کا اعتبار کیا ہے، اور نہ غنی ومالدار اور آزادی کا، اس لیے غلام کے لیے نسب والی اور مالدار آزاد عورت سے نکاح کرنا جائز ہے لیکن شرط یہ ہے کہ وہ خود عفت و عصمت والا اور مسلمان ہو

اور غیر قریشی کا قریشی عورت سے نکاح بھی جائز ہے اور اسی طرح ہاشمی خاندان کی عورت سے کسی غیر ہاشمی مرد کا نکاح بھی جائز ہے، اور اسی طرح فقراء قسم کے اشخاص کا غنی و مالدار عورتوں سے نکاح بھی جائز ہے".

کفو و برابری کے اوصاف میں فقہاء کرام کا تنازع پایا جاتا ہے، امام مالک رحمہ اللہ کا ظاہر مسلک تو یہی ہے کہ یہ دین ہے اور ایک روایت میں تین اشیاء میں کفو ہونا چاہیے یعنی دین اور آزادی اور عیوب سے سلامت ہونا " انتہی مختصرا

دیکھیں: زادالمعاد (144/5) اور المغنی ابن قدامہ (27/7) اور الموسوعۃ الفقھیۃ (271/34).

دوم:

معاشرتی درجہ سے مراد نسب نامہ یا مالداری یا تعلیم یا فن یا ملازمت یا پھر یہ سب اشیاء مراد لی جاتی ہیں

جس شخص کا دین اور اخلاق پسند ہو وہ عورت کے لیے کفو شمار ہوتا ہے چاہے اس کا معاشرتی درجہ کیسا بھی ہو، راجح یہی ہے جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے، اور اصل اور شرعی حکم بھی یہی ہے

لیکن جس شخص کا رشتہ آئے اس کے حال کو دیکھنا اور غور کرنا باقی ہے، اور آیا جو اس سے درجہ میں اونچا ہے اس سے شادی کرنا مناسب ہے یا نہیں؟

ظاہر تو یہی ہوتا ہے کہ اگر ان میں بہت زیادہ فرق پایا جاتا ہو جو ہم ذکر کر چکے کہ نسب اور مالداری اور تعلیم اور ملازمت وغیرہ میں بہت زیادہ فرق ہو تو ہم یہی نصیحت کرتے ہیں کہ اس سے شادی نہ کی جائے؛ کیونکہ غالبا عورت یا اس کے خاندان والوں کی جانب سے اسے مشکلات پیدا ہونگی، اور ہو سکتا ہی زندگی بسر کرنے کے اسلوب میں بھی اختلاف پیدا ہو جائے، اور امور و معاملات سے نپٹنے میں اختلاف پیدا ہونا خاوند اور بیوی کے مابین نفرت پیدا ہونے کے اسباب میں شامل ہوتا ہے، باقی علم تو اللہ کے پاس ہے

لیکن اگر معمولی سا فرق ہو، یا پھر ایک جانب میں نقص ہو اور کسی دوسرے اعتبار سے اس کو پورا کیا جا سکتا ہو تو اس صورت میں شادی کرنے میں کوئی حرج نہیں، مثلا آدمی مالدار نہ ہو بلکہ فقیر ہو لیکن اس کے پاس اعلی ڈگریاں موجود ہو یا پھر وہ کسی اہم عہدہ اور ملازمت کرنے کی اہلیت رکھتا ہو، یا پھر کسی اعلی خاندان سے تعلق رکھتا ہو، وغیرہ.

اور کچھ ایسے حالات ہوتے ہیں جس میں عورت اور اس کے خاندان والے استقامت و اصلاح پسند ہوتے ہیں جس سے وہ مادی اور مالی امور میں صرف نظر کرتے ہیں اور لوگوں کو اس نظر سے نہیں دیکھتے، اور ان کی رغبت اور خواہش ہوتی ہے کہ کسی علم رکھنے والے نیک و صالح شخص وغیرہ سے لڑکی کی شادی کی جائے چاہے وہ مالدار نہ بھی ہو، اگرچہ خاوند کے حق میں بہتر یہی ہے کہ وہ ان اشیاء میں کفو ہو جو اشیاء معتبر ہوتی ہیں

بہر حال اس مسئلہ میں نصیحت بڑی باریک بینی کے بعد اور فریقین یعنی لڑکے اور لڑکی دونوں کی معلومات ہونے کے بعد ہی کی جا سکتی ہے، اور ان کے خاندان کے متعلق بھی مکمل معلومات ہوں تو ہی بہتر مشورہ دیا جا سکتا ہے، لہذا آپ سے گزارش ہے کہ آپ اپنے معاشرے اور محلہ میں رہنے والے ثقہ اور معتبر اشخاص سے مشورہ کریں

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ آپ کو صحیح اختیار کی توفیق نصیب فرمائے

واللہ اعلم.